اللہ تعالیٰ کی رضا
مدنظر رکھنے سے رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں

(فرمودہ ۲۹ مارچ ۱۹۳۱ء)

۲۹ مارچ ۱۹۳۱ء بعد نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک نکاح [1] کا اعلان فرمایا۔
خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

یہ عجیب بات ہے دنیا میں اکثر انسان یہی شور کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ہمیں آزادی نہیں اور یہ کہ ان کے ملک یا ان کی قوم پر یا ان کے گروہ اور ان کے جتھے پر یا ان کی انجمن پر یا ان کے سکول یا کالج پر یا ان کے کارخانہ میں یا ان کی تجارتی کوٹھی میں کسی ایک شخص کی حکومت ہے یا دو کی یا تین کی باقی اس سے محروم ہیں اور حریت کے معنے یہ سمجھے جاتے ہیں کہ انسان اپنی منشاء کے مطابق عمل نہیں کرسکتا۔ لیکن اگر ہم حقیقت پر غور کریں اور واقعات پر جس صورت میں موجود ہیں نگاہ ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت کسی پر کسی دوسرے کی حکومت بہت کم ہے بلکہ عام طور پر انسان پر اس کے اپنے نفس کی حکومت ہوتی ہے۔ بظاہر جب انسان دوسرے کی حکومت تسلیم کررہا ہوتا ہے اس وقت بھی وہ اپنی ہی فرمانبرداری اور اطاعت کررہا ہوتا ہے اور پھر جن امور میں وہ اطاعت کررہا ہوتا ہے اگر ہم غور کریں تو ان کی تعداد ان امور کے مقابلہ میں جن میں وہ اپنی مرضی کے مطابق کام کررہا ہوتا ہے بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ اول تو انسان اپنی ہی اطاعت کرتا ہے لیکن جن کاموں میں وہ یہ خیال کرتا ہے کہ ان میں وہ

دوسروں کی اطاعت کر رہا ہے ان میں بھی دوسروں کی اطاعت نہایت محدود اور تنگ دائرہ میں محصور ہوتی ہے زیادہ تر اس کے وہی کام ہوتے ہیں جو کسی کے ماتحت نہیں ہوتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں دوسرے کی اطاعت اور فرمانبرداری یا یوں کہو کہ صحیح اطاعت اور فرمانبرداری بہت کم ہے۔ چنانچہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اَکْثَرُھُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔ [2] فاسق کے معنے ہیں اطاعت سے نکل جانے والا یعنی دنیا میں اکثر لوگ اطاعت سے باہر ہیں۔ بہت تھوڑے ہیں جو اطاعت کے دائرہ کے اندر ہوتے ہیں جب اکثر لوگ صحیح اطاعت سے باہر ہیں تو اطاعت کا تجربہ بھی انہیں نہ ہوا اگر وہ صحیح اطاعت کرتے تو اپنے آپ کو غلام بھی نہ سمجھتے۔ کیونکہ صحیح اطاعت یعنی وہ جو خدا کے منشاء کے ماتحت ہو انسان کو غلام رکھ ہی نہیں سکتی۔ ایسی اطاعت کا لازمی نتیجہ آزادی، حریت اور لوگوں کی رہنمائی ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جن کی اطاعت کی خدا نے ان الفاظ میں گواہی دی ہے کہ جب انہیں کہا گیا اَسْلِمْ تو انہوں نے کہا اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ [3] یعنی انہیں کہا گیا پورے طور پر فرمانبردار ہو جاؤ تو انہوں نے پوری فرمانبرداری کی۔ مگر فرمانبرداری کا مفہوم انہوں نے کیا سمجھا یہی کہ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔ [4] وہ خوب جانتے تھے کہ حقیقی اطاعت لوگوں کو غلامی میں نہیں رکھ سکتی بلکہ انہیں سرداری تک پہنچاتی ہے۔ اس لئے انہوں نے دعا کی کہ خدایا مجھے بھی سرداری بخش۔ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ۔ [5] اور میری اولاد میں سے بھی جو تیری کامل فرمانبرداری کریں انہیں بھی اس مقام پر پہنچا۔ دراصل فرمانبرداریاں اور سرداریاں دونوں خدا کی طرف سے آتی ہیں۔ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ۔ [6] جدوجہد بھی ہوتی ہے مگر اس کی توفیق بھی خدا کی طرف سے ہی ملتی ہے سامان بھی خدا کی طرف سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور نتائج بھی اسی کی طرف سے مترتب ہوتے ہیں۔ اگر انسان اس پر غور کرے تو اس کے منہ سے بے اختیار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نکلے گا کیونکہ کامل فرمانبرداری کے نتیجہ میں ہی کامل حمد پیدا ہوتی ہے اور جب حمد صحیح اللہ تعالیٰ ہی کی ہو سکتی ہے اور چونکہ صحیح انعام اسی کی طرف سے آتا ہے اس لئے صحیح اطاعت بھی اسی کی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ [7] کے آگے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ [8]

عبودیت تامہ کسی ایسی ذات کی نہیں ہو سکتی جو صحیح احکام نہ دے سکے۔ سو حقیقی اطاعت اسی کے لئے ہے جس کے لئے حقیقی حمد ہے اور وہ خدا تعالیٰ ہی ہے۔ پھر ظل کے طور پر جو اس

کے مظہر ہوتے ہیں جیسے انبیاء اور خلفاء وغیرہ ان کی اطاعت کرنا بھی ضروری ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔ ۹ جو خدا اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ کامیاب ہو جائے گا تو حمد کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے عبودیت کو رکھا اور اطاعت کے جواب میں فوز فرمایا جس کا مطلب یہی ہے کہ اطاعت سے فوز اور حمد سے اطاعت پیدا ہوتی ہے۔ کامل حمد سے کامل اطاعت پیدا ہوگی اور کامل اطاعت کے بدلے فیضان الٰہی نازل ہوں گے۔ اس پر انسان اور حمد کرے گا اور خدا کے فضل زیادہ سے زیادہ نازل ہوتے رہیں گے۔

پس حقیقی کامیابی کا گُر اطاعت ہے اور جب یہ اطاعت خدا کے لئے نہ ہو تو فسادات پیدا ہوتے ہیں اس لئے کہ ان چیزوں کے آگے سر جھکایا جاتا ہے جن کی اطاعت جائز نہیں ہوتی۔ اگر کوئی شخص اپنے خیال میں اطاعت کرتا ہے مگر نتیجہ پیدا نہیں ہوتا تو سمجھ لے دراصل وہ اطاعت نہیں کر رہا۔

ایک بزرگ نے تمثیل دی ہے کہ ایک لڑکی بیمار ہوئی اس کی والدہ یہ خیال کیا کرتی تھی کہ مجھے اس سے بڑی محبت ہے اور وہ دعا کیا کرتی کہ اگر ملک الموت نے روح قبض کرنی ہو تو میری کرے۔ میری لڑکی کو کچھ نہ کہے۔ اتفاقاً ایک رات اس کی گائے گھر میں کھلی رہ گئی۔ جس نے صحن میں ادھر ادھر پھر کر برتنوں میں منہ ڈالنا شروع کر دیا۔ ایک برتن میں اس کا سر پھنس گیا اس پر وہ گھبرا کر صحن میں دوڑنے لگی۔ لڑکی کی ماں اس شور سے جاگ اٹھی اس نے جو دیکھا کہ کوئی چار لاتوں والی چیز ہے اور اس کے منہ کے آگے ایک بڑا سا برتن ہے تو وہ ڈری اور سمجھی کہ یہی ملک الموت ہے جو میری جان نکالنے آیا ہے جب اسے موت سامنے نظر آئی تو بے اختیار ہو کر کہنے لگی ملک الموت میں مہیتی نہیں بلکہ بیمار لڑکی کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگی مہیتی وہ ہے اس کی جان نکال لے۔ تو بسا اوقات انسان خیال کرتا ہے کہ مجھے فلاں سے بڑی محبت ہے مگر دراصل حقیقی محبت نہیں ہوتی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اطاعت کر رہا ہو لیکن اپنے اندر کمی محسوس کرے اور یہ خیال کرے کہ میں غلامی کی طرف جا رہا ہوں تو وہ سمجھ لے کہ یا تو وہ حقیقی اطاعت نہیں کر رہا یا شیطان کی اطاعت کر رہا ہے ورنہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ خدا کی باتیں پوری نہ ہوں اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ بہت بڑی کامیابی حاصل کرتا ہے اور جسے کامیابی

حاصل ہو وہ تو کبھی شکوہ نہیں کرتا۔

نکاح کے متعلق جو رسول کریم ﷺ نے ان آیتوں کو چُنا ہے تو ان میں یہی حکمت ہے کہ نکاح میں بھی ایک اطاعت ہوتی ہے۔ بیسیوں مرد میں نے دیکھے جو شکایت کرتے ہیں کہ عورتیں ان کی خدمت نہیں کرتیں اور بیسیوں عورتیں ایسی ہیں جو شکایت کرتی رہتی ہیں کہ مردان پر ظلم اور تعدی کرتے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے تم اگر ایک دوسرے کو اپنی ذات میں خوش کرنے کی بجائے اس لئے خوش کرنے کی کوشش کرو کہ یہ اللہ کا حکم ہے تو اس کا نتیجہ بہت خوشگوار پیدا ہوگا۔ میاں بیوی کی اطاعت کرے اور بیوی میاں کی اطاعت کرے اس لئے کہ یہ خدا کا حکم ہے تو ہمیشہ نتیجہ اچھا ہوتا ہے۔ بیسیوں باتیں ہیں جن میں خاوند کو بیوی کی اطاعت کرنی پڑتی ہے اور بیسیوں باتیں ایسی ہیں جن میں بیوی کو خاوند کی اطاعت کرنی پڑتی ہے۔ کوئی خاوند نہیں جو بیوی کی نہ مانے اور کوئی بیوی نہیں ہے جسے کئی باتیں اپنے خاوند کی نہ ماننی پڑیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ کئی زور سے منواتے ہیں اور کئی محبت سے مگر چاہے وہ غلط طریق سے منوائیں یا صحیح طریق سے انہیں ایک دوسرے کی اطاعت کرنی پڑتی ہے۔ ان آیات میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک دوسرے کی اطاعت کی جائے اور ایک دوسرے کو محض خدا کے لئے خوش رکھنے کی کوشش کی جائے تو نتیجہ اچھا پیدا ہوگا۔ ہو نہیں سکتا ایک شخص خدا کی رضا کے لئے کام کرے اس کے احکام پر عمل کرے اور پھر اسے ایسا دکھ پہنچے جو اسے تباہ کردے۔

انسان کیا چیز ہے اللہ تعالیٰ تو وہ ہستی ہے جو ایک ہی لحظہ میں زمین و آسمان کو تباہ کر سکتا ہے اور کوئی انسان اس کے قبضہ اور تصرف سے باہر نہیں۔ ایران کے بادشاہ نے ایک دفعہ اپنے گورنر یمن کو لکھا کہ میں نے سنا ہے عرب میں ایک شخص نے رسالت کا دعویٰ کیا ہے میرا یہ حکم جس وقت پہنچے اسی وقت اسے گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دیا جائے۔ گورنر یمن نے اپنے سپاہی بھیجے جب وہ رسول کریم ﷺ کے پاس پہنچے اور آپ سے انہوں نے شاہ ایران کے پیغام کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ٹھہرو صبح میں اس کا جواب دوں گا۔ صبح کے وقت آپ نے فرمایا تمہارے خدا کو میرے خدا نے آج رات ہلاک کردیا ہے۔ گورنر رسول کریم ﷺ کا یہ جواب سن کر حیران رہ گیا اور کہنے لگا ایسا دلیری کا جواب جھوٹا شخص نہیں دے سکتا۔ بہرحال اس نے کہا میں انتظار کروں گا اور دیکھوں گا کہ یہ بات کس طرح پوری ہوتی ہے۔ کچھ دنوں

کے بعد گورنر یمن کے نام شاہ ایران کا ایک خط آیا جسے دیکھتے ہی اس نے سمجھ لیا کہ کوئی خاص بات ہے کیونکہ مہر نئے بادشاہ کی تھی جب اس نے خط کھولا تو وہ پہلے بادشاہ کے لڑکے کی طرف سے تھا اس میں اس نے لکھا تھا۔ میں نے اپنے باپ کو اس کے ظلموں کی وجہ سے قتل کردیا ہے اب میں اس کی جگہ بادشاہ ہوں تم سارے امراء سے میری اطاعت کا اقرار لو۔ اس وقت معلوم ہوا کہ اسی تاریخ کو ایران کا بادشاہ قتل کیا گیا تھا جس تاریخ کو رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔ اسی خط میں اس نے یہ بھی لکھا کہ میرے باپ نے بہت سے ظالمانہ احکام دیئے تھے جن میں سے ایک عرب کے مدعی نبوت کے متعلق بھی تھا اس کو بھی میں منسوخ کرتا ہوں۔[۱۰] اسی وقت سے یمن کے علاقوں میں اسلام کا نور پھیلنا شروع ہوگیا۔ تو جب انسان خدا کا ہو جاتا ہے ناممکن ہے اسے نقصان اٹھانا پڑے۔ البتہ عارضی نقصان بے شک ہوتے ہیں۔ پس اگر میاں بیوی اپنے تعلقات میں خدا کی رضاء مدنظر رکھیں اور محض اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے معاملہ کریں تو ان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے مگر جو خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور پھر اسے کامیابی نصیب نہیں ہوتی وہ سمجھ لے کہ دو ہی باتیں ہیں یا تو خدا کا قول جھوٹا ہے یا اس کا نفس جھوٹا ہے اور جس چیز کو وہ اطاعت سمجھ رہا ہے اطاعت نہیں۔ کون ہے جو خدا کے کسی حکم کو جھوٹا قرار دے سکے۔ ہر انسان یہی کہے گا کہ میرے نفس کی غلطی ہے ورنہ اللہ اور اس کے رسول کا فرمودہ بالکل سچا ہے۔

(الفضل ۷۔ اپریل ۱۹۳۱ء صفحہ ۶،۵)

۱ فریقین کا علم نہیں ہو سکا
۲ اٰل عمران : ۱۱۱
۳ البقرۃ : ۱۳۲
۴ الفرقان : ۷۵
۵ البقرۃ : ۱۲۵
۶ النحل : ۹۴
۷ الفاتحۃ : ۲
۸ الفاتحۃ : ۵
۹ الاحزاب : ۷۲
۱۰ طبری جلد ۳ صفحہ ۱۵۷۲ تا ۱۵۷۴ مطبوعہ بیروت